اخلاق وآداب سکھانے والی ایک مختصر وجامع تحریر

اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن

ترجمہ بنام

آدابِ دین

مُصنِّف: حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

مدنی چینل
دیکھتے رہئے

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

اخلاق و آداب سکھانے والی ایک مختصر و جامع تحریر

اَلْاُدَبُ فِی الدِّیْن

ترجمہ بنام

آدابِ دین

مُصنِّف

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

پیشکش: **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن

ترجمہ بنام : آدابِ دین

مصنف : حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

مترجمین : مدنی علماء (شعبہ تراجمِ کتب)

طباعتِ اوّل : ۱۴ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ, 12 جنوری 2009ء

طباعتِ سوم : جمادی الاولیٰ 1433ھ، اپریل 2012ء

تعداد : 3000

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ ---------- حوالہ نمبر: ۱۵۴ ----------

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن'' کے ترجمہ

''آدابِ دین''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

28 - 12 - 2008

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''باادب بانصیب'' کے 11حُروف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم: ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ہر بار حمد و﴿۲﴾صلوٰۃ اور﴿۳﴾تعوُّذ و﴿۴﴾تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔﴿۵﴾رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔﴿۶﴾حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا﴿۷﴾جہاں جہاں ''اللہ'' کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور﴿۸﴾جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم پڑھوں گا۔﴿۹﴾دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔﴿۱۰﴾اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کوتحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطاامام مالک، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یاحسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کوتحفۃً دوں گا۔﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کوتحریری طور پَر مُطَّلع کروں گا۔(مصنّف یاناشِرین وغیرہ کوکتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم
تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدينة العلمية''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدينة العلمية'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت،

ماحیٔ بِدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

محمد الیاس قادری رضوی

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اِسے پڑھئے!

اَدَب ایسے وصف کا نام ہے جس کے ذریعے انسان اچھی باتوں کی پہچان حاصل کرتا یا اچھے اخلاق اپناتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''ادب کا ایک مفہوم یہ ہے کہ انسان بارگاہِ خداوندی میں حضوری کا خیال رکھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ''قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا ترجمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ'' اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''مطلب یہ ہے کہ اپنے گھر والوں کو دین اور آداب سکھاؤ۔''

مزید فرماتے ہیں: ''حقیقت ادب یہ ہے کہ انسان میں اچھی عادات جمع ہو جائیں اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ علم کے مقابلے میں تھوڑے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔''

(الرسالة القشيرية، باب الادب، ص ٣١٥ تا ٣١٧، دار الكتب العلمية بيروت)

شریعتِ مطہّرہ میں اسے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ایک مسلمان کو چاہئے کہ اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کرے۔ پس وہ ایک ایسے عمدہ و بہترین نمونے کا محتاج ہے جس کے سانچے میں زندگی ڈھال کر اپنے اخلاق و آداب کو شریعت کے مطابق بنا سکے۔ اس کے لئے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زندگی قابلِ تقلید نمونہ ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی

زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا۔ چنانچہ، اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم نے خود ادب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''مجھے میرے رب نے اچھا ادب سکھایا۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی، باب الهمزه، الحدیث ۳۱۰، ص ۲۵)

علامہ عبد الرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ''**فیض القدیر**'' میں اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مجھے میرے رب نے ریاضتِ نفس اور ظاہری و باطنی اخلاق کی تعلیم فرمائی اس طرح کہ مجھ پر ایسے علومِ کسبیہ و وھبیہ (۱) کے ذریعے لطف وکرم فرمایا جن کی مثل کسی انسان کو عطا نہیں کیئے گئے۔''

(فیض القدیر، حرف الهمزه، تحت الحدیث ۳۱۰، ج ۱، ص ۲۹۰)

رسولِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کی شان میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا ترى خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

---

(1)......علوم وہبیہ وہ ہیں کہ جو محض عطائے الٰہی سے حاصل ہوں۔ اور علومِ کسبیہ وہ ہیں کہ جس میں بندے کی کوشش بھی شامل ہو۔

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ہمیں ادب سیکھنے اور سکھانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ، حضور سیِّدُ المبلغین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''اپنی اولاد کو تین (اچھی) خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔ بے شک حاملینِ قرآن (یعنی قرآن پڑھنے والے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبیوں اور پسندیدہ لوگوں کے ساتھ اس کے (عرش کے) سائے میں ہوں گے کہ جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی، باب الھمزہ، الحدیث ۳۱۱، ص ۲۵)

مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں ارشاد فرماتے ہیں: ''وَلَادِیْنَ لِمَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ یعنی: جو با ادب نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۲۸، ص۱۵۸، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

زیرِ نظر رسالہ ''اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن'' ابو حامد حضرتِ سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی منفرد تصنیف ہے جس میں قرآن وحدیث سے ماخوذ ایسے آداب بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اپنی زندگی سنوار سکتے ہیں۔ مثلاً بارگاہِ خداوندی کے آداب، مسجد کے آداب، بیت اللہ شریف کے آداب، بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم اور مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے آداب، کھانے پینے کے آداب، نماز کے آداب وغیرہ۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبۂ تراجم کتب کے مدنی علماء کَثَّرَھُمُ اللہ تَعَالٰی کی انتھک کاوشوں سے اس رسالے کا اُردو ترجمہ ''آدابِ دین'' کے نام

سے شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے حبیب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی عطاؤں، **اولیائے کرام** رحمہم اللہ تعالیٰ کی عنایتوں اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطارؔ قادری** دامت برکاتہم العالیہ کی پرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کے لئے **دارُ الفکر بیروت** کا نسخہ استعمال کیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے ہوئے **درج ذیل امور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:**

☆......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

☆......بعض مقامات پر حواشی مع تخریج کا التزام کیا گیا ہے۔

☆......مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ (آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم)

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

تعارفِ مُصنِّف

نام ونسب:

آپ کی کنیت ابوحامد، لقب حجۃ الاسلام اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسی غزالی رحمہم اللہ تعالیٰ ہے۔

ولادت باسعادت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ٤٥٠ھ خُراسان کے شہرطوس میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی اسی شہرمیں اُون کات کر بیچا کرتے تھے۔

علمی زندگی:

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے ابتدائی تعلیم اپنے شہرمیں حاصل کی اور فقہ کی کتابیں حضرت احمد بن محمد راذ کانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھیں۔پھر 20 برس سے کم عمر میں امام ابونصر اسماعیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جُرجان حاضر ہوئے۔اس کے بعد ٤٧٣ھ نیشاپور میں امام الحرمین امام جُوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ (تعلیم کے مراحل) طے کیا اوران سے اصولِ دین، اختلافی مسائل، مناظرہ، منطق، حکمت اور فلسفہ وغیرہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔(ایک موقع پر امام الحرمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشادفرمایا: ''غزالی، علم کے بحرِ ذخّار(یعنی ہر وقت علم کے موتی لٹانے والے) ہیں۔'')

مشائخ واساتذہ کرام اورتلامذہ:

چند مشہور مشائخ واساتذہ کے نام یہ ہیں: علامہ احمد بن محمد راذ کانی،

امام ابو نصر اسماعیلی ،امام الحرمین ابو المعالی امام جوینی ،حافظ عمربن ابی الحسن رواسی، ابو علی فضل بن محمد بن علی فارمدی طوسی ،یوسف سجاج، ابو سھل محمد بن احمد عبید اللّٰہ حفصی مروزی، حاکم ابوالفتح نصر بن علی بن احمد حاکمی طوسی ،ابو محمد عبد اللّٰہ بن محمد بن احمد خواری، محمد بن یحییٰ، ابن محمد سجاعی زوزنی، حافظ ابو الفتیان عمر بن ابی الحسن رؤاسی دھستانی ، نصر بن ابراھیم مقدسی رحمھم اللّٰہ تعالی علیھم اجمعین وغیرہ شامل ہیں۔اورآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعض ممتاز تلامذہ (یعنی شاگردانِ رشید) یہ ہیں:محمد بن تومرت،علامه ابوبکر عربی ، قاضی ابو نصراحمد بن عبد اللّٰہ، امام ابو سعید یحییٰ، ابو طاھر، امام ابراھیم ، ابو طالب عبد الكريم رازی، جمال الاسلام ابوالحسن علی بن مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

مدرسہ نظامیہ میں تدریس:

وزیر نظامُ الملک نے بغداد میں مدرسہ نظامیہ کی بنیاد رکھی اورآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ٤٨٤ھ میں وہاں استاذ مقرر ہوئے، پھر چار سال بغداد میں تدریس وتصنیف میں مشغول رہے۔پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تدریس کے لئے اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام بنایا اورخود حج کے ارادے سے مکہ معظّمہ روانہ ہوگئے۔

دُنیا سے بے رغبتی:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا اور مکمل طور

پرفکرِ آخرت میں مُنْہَمِک ہوگئے اور ٤٨٩ھ میں دمشق پہنچے اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔ پھر مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے بالآخر طوس واپس تشریف لائے اور اپنے گھر کو لازم پکڑ لیا اور تا دمِ آخر وعظ و نصیحت، عبادت اور تدریس میں مشغول رہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف:

کئی علوم وفنون میں سینکڑوں کتب تصنیف کیں، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: (١) تعلیقہ فی فروع المذھب (٢) بیان القولین (٣) الوجیزفی الفروع (٤) الوسیط المحیط بأقطار البسیط (٥) تحسین المأخذ (٦) مفصَّل الخلاف فی اصول القیاس (٧) شفاء العلیل (٨) معیار العلم (٩) میزان العمل (١٠) تھافۃ الفلاسفۃ (١١) المنقذ من الضلال والمفصح عن الاحوال (١٢) الإقتصاد فی الاعتقاد (١٣) منھاج العابدین الی جنَّۃ ربِّ العالمین (١٤) کیمیائے سعادت (١٥) احیاء علوم الدین (١٦) اخلاق الابرار (١٧) ایُّھا الولد (١٨) اربعین (١٩) قانون الرسول (٢٠) المجلس الغزالیۃ (٢١) تنبیہ الغافلین (٢٢) مکاشفۃ القلوب۔

وصالِ پُر ملال:

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی تقریباً نصف صدی آسمانِ علم وحکمت کے اُفق پر آفتاب بن کر چمکتے رہے۔ بالآخر ٥٠٥ھ طوس میں وصال فرما گئے۔ بوقتِ وصال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک 55 سال تھی۔

(اللہ عزَّوجلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم)

فہرست

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (سنن ابن ماجۃ، حدیث ٤٢٥٠، ص ٢٧٣٥)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنَا فَاَکْمَلَ خَلْقَنَا، وَاَدَّبَنَا فَاَحْسَنَ اَدَبَنَا،
وَشَرَّفَنَا بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنَ تَشْرِیْفَنَا

(**ترجمہ**: تمام خوبیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے ہمیں کامل صورت میں پیدا فرمایا، ہمیں اچھا ادب سکھایا اور اپنے پیارے محبوب، حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا امتی بننے کا شرف عطا فرمایا۔)

دین میں سب سے کامل اخلاق اور افضل افعال اس کے آداب ہیں، جن کے ذریعے بندۂ مومن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتا اور انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے اخلاق کو اپناتا ہے۔ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ حکیم کے ذریعے واضح طور پر ہمیں ادب سکھایا اور اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی مبارک سنت کے ذریعے ہمیں اس کی تعلیم دی جس کی پیروی ہم پر لازم ہے، پس اسی کا احسان ہے۔ اور اسی طرح صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور بعد والے اہلِ ادب مؤمنین کے ذریعے ہمیں ادب سکھایا ان کی اتباع بھی ہم پر لازم ہے۔ اور دین کے آداب کا بہت بڑا حصہ ہے اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں سے ہم بعض کا ذکر کریں گے تاکہ بحث اتنی زیادہ طویل نہ ہو جائے کہ اس کا سمجھنا ہی دشوار ہو جائے۔

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے آداب

(بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں) اپنی نگاہیں نیچی رکھے، اپنے غموں اور پریشانیوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرے، خاموشی کی عادت بنائے، اعضاء کو پرسکون رکھے، جن کاموں کا حکم دیا گیا ہے ان کی بجا آوری میں جلدی کرے اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے اور (ان پر) اعتراض کرنے سے بچے، اچھے اخلاق اپنائے، ہر وقت ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی عادت بنائے، اپنی سوچ کو پاکیزہ بنائے، اعضاء کو قابو میں رکھے، دل پرسکون ہو، **اللہ** ربُّ العزّت کی تعظیم بجالائے، غیض وغضب نہ کرے، محبتِ الٰہی کو (لوگوں) سے چھپائے، اخلاص اپنانے کی کوشش کرے، لوگوں (کے پاس موجود مال ودولت) کی طرف نظر کرنے سے بچے، صحیح ودرست بات کو ترجیح دے، مخلوق سے امید نہ رکھے، عمل میں اخلاص پیدا کرے، سچ بولے اور گناہوں سے بچے، نیکیوں کو زندہ کرے (یعنی نیکیوں پر عمل پیرا ہو)، لوگوں کی طرف اشارے نہ کرے اور مفید باتیں نہ چھپائے، نام ونسب کی تبدیلی پر غیرت اور حرام کاموں کے ارتکاب پر غیظ وغضب کا اظہار کرے، ہمیشہ باوقار و پرجلال رہے، حیاء کو اپنا شعار بنالے، خوف وڈر کی کیفیت پیدا کرے، اس شخص کی طرح مطمئن ہوجائے جسے ضمان دی گئی ہو، (توکل اپنائے کہ) توکل اچھے اختیار کی پہچان کا نام ہے، دشواری کے وقت کامل وضو کرے، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرے، اس کا دل فرض چھوٹ جانے کے خوف سے بے چین ومضطرب ہوجائے، گناہوں پر ڈٹے رہنے کے خوف سے توبہ پر ہمیشگی اختیار کرے اور غیب کی تصدیق کرے، ذکر کرتے وقت دل میں خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ پیدا کرے، وعظ ونصیحت کے وقت اس کا نورِ باطنی زیادہ ہو، فقرو

فاقہ (یعنی تنگ دستی) کے وقت توکُّل کو اپنا شعار بنائے اور جہاں تک ہوسکے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے صدقہ کرے۔

عالم دین کے آداب

(عالم کو چاہئے کہ) علم وعمل کو لازم جانے، ہمیشہ باوقار رہے، تکبر کرنے سے بچے اور متکبرانہ انداز میں دعا نہ کرے، علم سیکھنے والے پر نرمی کرے، بڑائی جتانے والے کے ساتھ بردباری سے پیش آئے، کند ذہن کو مسئلہ اچھی طرح سمجھائے، (مسئلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں) اسلاف کے قول ''لَا اَدْرِی یعنی میں نہیں جانتا'' سے برکت حاصل کرے، جب کوئی سوال کرے تو اس کے اخلاص کی وجہ سے اپنی پوری کوشش سے اس کے سوال کے جواب میں گفتگو کا نچوڑ پیش کرے اور تکلف میں نہ پڑے، دلیل کو توجہ سے سنے اور (درست ہونے کی صورت میں) اسے قبول کرے اگرچہ مدِمقابل (یعنی مخالف) کی طرف سے ہو۔

عالم کے پاس حاضر ہونے کے آداب

(عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہونے والے کو چاہئے کہ اُسے) سلام کرنے میں پہل کرے، اس کے سامنے گفتگو کم کرے۔ جب وہ کھڑا ہو تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس کے سامنے یوں نہ کہے: ''فلاں نے تو آپ کے خلاف کہا ہے۔'' عالم کی موجودگی میں اس کے ہم نشین سے سوال نہ کرے، نہ تو عالم سے گفتگو کرتے وقت ہنسے اور نہ ہی اس کی رائے کے خلاف مشورہ دے۔ جب وہ کھڑا ہو تو اس کے دامن کو نہ پکڑے، راستہ میں چلتے ہوئے اس سے مسائل نہ سمجھے۔ جب تک کہ وہ گھر نہ پہنچ جائے، عالم کی اُکتاہٹ کے وقت اس کے پاس کم آیا جایا کرے۔

اُستاذ کے آداب

(اُستاد کو چاہئے کہ) دل میں خوف وخشیت پیدا کرے، بات کو خاموشی اور توجہ سے سنے اور سمجھے، رحمت کا منتظر رہے، متشابہ حروف، وقف کے اشارے، ابتداء کی پہچان، ہمزہ کا بیان، تعدادِ اسباق، حروفِ تجوید اور خاتمۂ کتاب کا فائدہ وغیرہ کی طرف خوب دھیان دے۔ ابتداء میں شاگرد پر نرمی کرے، جب طالبِ علم غیر حاضر ہو تو اس کے بارے میں معلومات کرے اور جب حاضر ہو تو اسے تعلیم حاصل کرنے پر براَنگیختہ کرے (یعنی اس کی ترغیب دلائے)، گپ شپ سے اجتناب کرے اور اپنے لئے دعا کرنے سے پہلے شاگرد کے لئے دعا کرے جب تک کہ وہ کسی دوسرے استاذ کے پاس نہ چلا جائے۔

طالبِ علم کے آداب

(شاگرد کو چاہئے کہ) اُستاذ صاحب کے سامنے دل میں عاجزی پیدا کرے اور پوری توجہ کے ساتھ، سر جھکا کر بیٹھے۔ پڑھنے سے پہلے اجازت طلب کرے، پھر تعوذ و تسمیّہ (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ شریف) پڑھے اور جب پڑھائی سے فارغ ہو تو دُعا کرے۔

بچوں کو پڑھانے والے کے آداب

(بچوں کو پڑھانے والا) پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے کیونکہ بچوں کی نظریں اسے دیکھتی ہیں اور ان کے کان اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پس جو اس کے نزدیک اچھا ہوگا وہ ان کے نزدیک بھی اچھا ہوگا اور جو اس کے نزدیک برا ہوگا وہ ان کے نزدیک بھی برا ہوگا، کلاس میں خاموشی اختیار کرے، آنکھوں میں غضب وجلال کو لازم پکڑے،

اپنے رعب و ہیبت کے ذریعے بچوں کوادب سکھائے ، مارنے اور ایذا رسانی میں زیادتی نہ کرے، ان سے زیادہ ہنسی مذاق بھی نہ کرے کہ وہ استاذ پر جرأت کرنے لگیں ، نہ انہیں آپس میں زیادہ گفتگو کرنے دے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کے سامنے بے تکلف ہو جائیں، اور نہ ہی بچوں کے سامنے کسی سے ہنسی مذاق کرے، بچے اسے کچھ دیں تو اس سے بچنے کی کوشش کرے، اپنے سامنے موجود مشتبہ چیزوں سے احتراز کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ بچے اس سے دور ہو جائیں، انہیں لڑائی جھگڑے سے منع کرے اور دوسروں کی تفتیش (یعنی ان کی ٹوہ میں پڑنے) سے روکے، ان کے سامنے غیبت، جھوٹ اور چغلی کی مذمت اور برائی بیان کرے، بچوں سے ایسے کام کی بار بار پوچھ گچھ نہ کرے جس کے وہ عادی ہوں کہ کہیں وہ اس کو بوجھ تصور نہ کرنے لگ جائیں، ان کے والدین سے نہ مانگتا پھرے ایسا نہ ہو کہ وہ اس سے اُکتا جائیں، انہیں نماز وطہارت (یعنی پاکی حاصل کرنے) کے مسائل سکھائے اور ان چیزوں کی پہچان کروائے جن سے انہیں نجاست لاحق ہوتی (یعنی پلیدی پہنچتی) ہے۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے **مدنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے **نفرت** کرنے اور ایمان کی **حفاظت** کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

مُحَدِّث(۱) کے آداب

(حدیث بیان کرنے والے کو چاہئے کہ) ہمیشہ سچ بولے، جھوٹ سے بچے، مشہور احادیث(۲) ثقہ(۳) راویوں سے روایت کرے، منکر احادیث(۴) بیان نہ کرے اور (احادیث کے متعلق) سلف صالحین کا اختلاف ذکر نہ کرے، زمانے کی پہچان رکھتا ہو، تحریف (الفاظِ حدیث میں ردو بدل یا تبدیلی کرنے)، اعرابی غلطی، حروف میں اشتباہ کی وجہ سے غلط لکھنے، پڑھنے اور لغزش وغیرہ سے بچے۔ ہنسی مذاق اور فتنہ وفساد برپا نہ کرے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اس نعمت پر شکر ادا کرے کہ اسے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی احادیث بیان کرنے کا منصب عطا فرمایا گیا اور عاجزی وانکساری اپنائے۔ اکثر وہ احادیث بیان کرے جن کے ذریعے مسلمانوں کو فرائض، سنتیں، آداب اور قرآن پاک

---

1 ......مُحَدِّث: جو احادیثِ نبوی میں مصروف ومشغول ہو اُسے مُحَدِّث کہا جاتا ہے۔

(شرح النخبة:نزهة النظرفی توضیح نخبة الفکر،ص ۱ ٤،مطبوعه مکتبة المدینة)

2 ......حدیثِ مشہور وہ ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں دو سے زائد مگر تواتر کی تعداد سے کم ہوں۔

(المرجع السابق،ص ٤٦)

3 ......ثقہ راوی: وہ ہے جو اپنی روایت میں عادل وضابط ہو (اس کی مزید وضاحت الفیۃ السیوطی میں ہے)۔

(الفیة السیوطی، من تقبل روایته و من ترد، ص ۸۵، مطبوعه المکتبة التجاریة مکة المکرمة)

4 ......منکر حدیث: ”اگر ضعیف راوی کا بیان ثقہ راوی کے خلاف ہے تو ضعیف راوی کے بیان کو ”منکر“ اور ثقہ کے بیان کو ”معروف“ کہیں گے۔“ منکر کی ایک تعریف یہ ہے: ”وہ حدیث جو کسی ایسے راوی سے مروی ہو جو فحشِ غلط یا کثرتِ غفلت یا فسق کے ساتھ مطعون ہو (خواہ اس کی روایت ثقہ کی روایت کے خلاف ہو یا نہ ہو)۔“

(شرح النخبة:نزهة النظرفی توضیح نخبة الفکر،ص ۷۲،مطبوعه مکتبة المدینة)

کے معانی ومطالب سمجھنے میں آسانی ہو۔علم کو وزراء کے پاس لئے لئے نہ پھرے اورامراء (امیرلوگوں) کے دروازوں کے چکر نہ لگاتا پھرے کہ یہ چیزیں علماء کی رسوائی کا باعث بنتی ہیں۔جب وہ اپنے علم کو سرمایہ داروں اور بادشاہوں کے پاس لئے لئے پھرتے ہیں تو ان کے علم کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔جس حدیث کی اصل سند نہ جانتا ہو اسے بیان نہ کرے، محدِّث کے سامنے وہ حدیث بیان نہ کی جائے جس کے متعلق اس نے اپنی کتاب میں کہا ہو کہ ''میں اس کے بارے میں نہیں جانتا۔'' جب اس کے سامنے حدیث پڑھی جائے تو گفتگو نہ کرے اور حدیثوں کو آپس میں ملانے سے بچے۔

طالبِ حدیث کے آداب

(حدیث کاعلم حاصل کرنے والے کو چاہئے کہ) مشہور احادیث تحریر کرے، غریب(1) و منکر روایات کو نہ لکھے اور ثقہ راویوں کی روایات لکھے، شہرتِ حدیث اسے اپنے دوست وہم نشین پر غالب نہ کردے (یعنی ایسا نہ ہو کہ علمِ حدیث میں مہارت حاصل کرکے اپنے رفیق وہم نشین کو کم تر سمجھنے لگے)، طلبِ حدیث میں مشغولیت اسے نماز پڑھنے اور اخلاق وآداب کا لحاظ رکھنے سے غافل نہ کرے، غیبت سے بچتا رہے، خاموشی اختیار کرتے ہوئے توجہ سے سنے، مُحَدِّث کے سامنے خاموش رہنے کی عادت بنائے، اپنے پاس موجود نسخہ کی درستی کے

---

1 ......غریب حدیث: وہ ہے جس کی صرف ایک سند ہو یعنی جس کا راوی صرف ایک ہو خواہ ہر طبقہ میں ایک ہی ہو یا کسی طبقہ میں زائد بھی ہوگئے ہوں۔

(شرح النخبة:نزهة النظرفی توضیح نخبة الفکر،ص ٥٠،مطبوعه مکتبة المدینة)

لئے مُحَدِّث کی طرف کثرت التفات کرے، اور حدیث بیان کرتے ہوئے "سَمِعْتُ یعنی میں نے سنا" نہ کہے جبکہ اس نے وہ حدیث نہ سنی ہو، بلندی و بڑائی چاہنے کے لئے حدیث کو نہ پھیلائے کہ غیرِ ثقہ راویوں کی روایات نقل کر دے، اہلِ اسلام میں سے حدیث کی معرفت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کرے اور جن نیک لوگوں کو حدیث کی معرفت حاصل نہیں ان سے روایت نہ کرے۔

کاتب کے آداب

(لکھنے والے کو چاہئے کہ) اچھے رسمُ الخط میں کتابت کرے، قلم کی نوک کی عمدگی اور لفظوں کے اعراب کا خاص خیال رکھے، اعداد وشمار کی معرفت حاصل کرے، درست رائے رکھنے والا ہو، اچھے لباس اور خوشبو وغیرہ کا خاص اہتمام کرے، اپنی ذمہ داری بحسن وخوبی نبھانے کے لئے گذشتہ صاحبِ اختیار وزراء اور عہدے داران کے حالات جاننے کی کوشش کرے، قابلِ گرفت باتیں لکھنے سے بچے، زمینی پیداوار کے معاملات کا علم رکھے، جھگڑا کرنے والے سے درگزر کرتے ہوئے حقیقتِ حال جاننے کی کوشش کرے، بے حیائی اور ناجائز وممنوع کاموں سے بچے، ہمیشہ بامُرُوَّت رہے، اچھی صحبت اختیار کرے اور ذلیل و حقیر لوگوں کی صحبت سے بچے، محفلوں اور نشست گاہوں میں فحش گوئی اور بدکلامی نہ کرے، مصاحبین و متعلقین کے ساتھ (بے ہودہ) گفتگو، ہنسی مذاق اور بحث ومباحثہ نہ کرے۔

وعظ و نصیحت کرنے والے کے آداب

(وعظ و نصیحت کرنے والے کو چاہئے کہ) تکبر سے بچتے ہوئے ہمیشہ اپنے مالکِ حقیقی سے حیا کرتا رہے، اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں پیش کرے۔ اس بات کا خواہش مند ہو کہ سننے والے وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل کریں، اپنی خامیوں پر آگاہ ہو تو اپنے نفس کو ملامت کرے، سننے والوں کو سلامتی چاہنے والی نگاہ سے دیکھے، ان کی پوشیدہ باتوں کے متعلق حسنِ ظن رکھے، اپنی ذات کو طعن و تشنیع سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں سے کوئی چیز طلب نہ کرے، ادب سکھاتے ہوئے نرمی سے کام لے، ابتداءً جسے وعظ و نصیحت کرے اس پر نرمی کرے، جو کہے اس پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ کرے تاکہ لوگ اس کی باتوں سے فائدہ حاصل کریں۔

وعظ و نصیحت سننے والے کے آداب

ہمیشہ خشوع و خضوع (عاجزی وانکساری) کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے، جو کچھ سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے، وعظ و نصیحت کرنے والے کے متعلق حسنِ ظن رکھے، واعظ کی بات کے درست ہونے کا اعتقاد رکھے، ہمیشہ خاموش رہنے کی عادت اپنائے، مستقل مزاجی اختیار کرے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے (یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ رہے اور لوگوں پر) تہمت لگانے سے بچے۔

عابدوزاہد کے آداب

(عبادت کرنے والے کو چاہئے کہ) عبادت کے اوقات کی معلومات رکھے، اس کا مقصود عبادت ہو، پُر دلیل کلام کرے، (خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ہروقت) آنکھوں سے آنسو بہتے رہیں، خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرے، نگاہیں جھکائے رکھے، نفسانی خواہشات کی مخالفت کرے، وقت ضائع کرنے سے بچے، دینی معاملات کے متعلق فکر مند رہے، اپنے وقت کی حفاظت ونگرانی کرے، روزوں پر ہمیشگی اختیار کرے، رات کی تنہائی میں عبادت کی عادت بنائے، اپنے گھر میں بھی پرہیز گاری اختیار کرے، کھانے پینے کے معاملے میں قناعت پسند بنے، ہروقت موت کا منتظر رہے، اپنے مصاحبوں اور ہم نشینوں سے کنارہ کش رہے، نفسانی خواہشات کو ترک کردے، نمازوں کی پابندی کرے، اپنی حالت کی بہتری اور کمزوری کو جاننے کی کوشش کرے، اپنی موجودہ علمی حالت کے اعتبار سے دوسرے کے علم کا محتاج نہ ہو (کیونکہ ہر شخص پر اس کی حالتِ موجودہ کے مسائل سیکھنا فرض ہے)۔

گوشہ نشینی کے آداب

گوشہ نشینی اختیار کرنے والا دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو، نماز روزے اور حج زکوٰۃ کے احکام جانتا ہو، لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں ان سے اپنا شر دور کرنے کا نظریہ رکھے، نمازِ باجماعت کی پابندی کرے اور نمازِ جمعہ میں حاضر ہو، نمازِ جنازہ میں شرکت اور مریضوں کی عیادت کرتا رہے، لوگوں کی گفتگو میں دلچسپی نہ لے اور ان کے اُن معاملات کے متعلق سوال نہ کرے جو اس کے دل میں فساد وبگاڑ کا سبب بنیں، اس کا نفس لوگوں سے عطیات و

بخشش وغیرہ کے حصول کی لالچ نہ کرے یہاں تک کہ اپنے پڑوسیوں کا بھی کسی معاملے میں محتاج نہ ہو۔ اپنے اوقات کو اس طرح تقسیم کرے کہ یا تو نماز پڑھے اور سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری رکھے تا کہ فائدہ پائے یا اپنے پاس موجود کتب میں غور و فکر کر کے علم حاصل کرے یا آرام کرے تا کہ آفات (یعنی گناہوں) وغیرہ سے محفوظ رہے۔ ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی عادت ڈالے، کثرت سے شکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالاتا رہے یہاں تک کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اور اگر اس کے بیوی بچے ہوں تو ان کے ساتھ گفتگو کرے اور تنہائی میں کوشش کرتا رہے یہاں تک کہ گوشہ نشینی کے درجہ کو پہچان لے۔

پرہیزگار کے آداب

(پرہیزگار بندے کو چاہئے کہ) لوگوں کی طرف اشارے نہ کرے، خلافِ شرع بات نہ کرے، علمِ شریعت کو مضبوطی سے تھامے رکھے، سخت محنت اور جانفشانی سے احکامِ شرعیہ کی پابندی کرے، لوگوں سے دور بھاگے، لباسِ شہرت (یعنی نمود و نمائش والا لباس) نہ پہنے، خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے، توکل کو اپنا شعار بنائے، فقر اختیار کرے، ہر وقت ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت کو لوگوں سے چھپائے، دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے، اپنی نگاہوں کو اَمْرَدوں کے دیکھنے سے بچائے، عورتوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے، ہمیشہ درسِ قرآن دیتا رہے (یعنی قرآنِ کریم کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتا رہے)۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مُہَذَّب شخص کے آداب

(ایک معزَّز شخص پر لازم ہے کہ) اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرے (یعنی اسے داغدار ہونے سے بچائے)، اپنے نسب (خاندانی سلسلہ) کی وجہ سے لوگوں کا مال نہ کھائے اور اپنے حسب (خاندانی شرافت) کی وجہ سے ان پر ظلم نہ کرے، اس کا مقصدِ حیات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرنا اور اس سے ڈرتے رہنا ہو، کسی شخص پر اپنی فضیلت و برتری نہ جتائے، اپنے ہمسر کی برابری نہ کرے، اہلِ علم کی فضیلت کا اعتراف کرے اگرچہ علم میں اُن کے برابر ہو یا ان سے زیادہ علم رکھتا ہو، ہمیشہ فقہی مسائل اور قرآنِ کریم زیادہ جاننے والوں کی صحبت اختیار کرے، اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کرے، حالتِ غضب میں اور گفتگو کے دوران محتاط الفاظ استعمال کرے، ہم نشینوں کی تعظیم وتوقیر کرے، بھائیوں کے ساتھ میل جول (یعنی تعلق) قائم کرے، اپنے عزیز واقارب کی عزت وآبرو کی حفاظت اور پڑوسیوں کی مدد کرے، اپنے لئے اچھے دوستوں کا انتخاب کرے۔

نیند کے آداب

(سونے والے کو چاہئے کہ) سونے سے پہلے وضو کرے اور دائیں کروٹ پر سوئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا رہے[1] یہاں تک کہ اسے نیند آجائے۔ جب سو کر اٹھے تو بیدار ہونے کی دعا پڑھے[2] اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالائے۔

---

1 ......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو منبر پر فرماتے ...... بقیہ اگلے صفحے پر

نمازِ تہجد کے آداب

(تہجد گزار کو چاہئے کہ) کھانے پینے کے معاملے میں بقدرِ کفایت کھائے، دن کے اوقات کو جھوٹ، غیبت اور لغویات سے پاک رکھنے کی کوشش کرے، حرام وناجائز کی طرف دیکھنے سے بچے، **اللّٰہ** تبارک وتعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے رات میں عبادت کرنے کی عادت بنائے، کامل وضو کرے اور آسمانوں کی وسیع کائنات میں غور وفکر کرے، دعا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے تاکہ جو کچھ تلاوت کر رہا ہے اس کا مطلب بھی سمجھے۔

بیت الخلاء کے آداب

(بیتُ الخلاء میں جانے والا) داخل ہونے سے پہلے "**بِسْمِ اللّٰہ**" شریف پڑھ کر داخلے کی دعا(1) پڑھے۔ جب بیٹھتے ہوئے زمین کے قریب ہوجائے تو آہستگی سے ستر کھولے، استنجاء سے فراغت کے بعد ہاتھوں کو دھوتے ہوئے مٹی سے ان کو صاف کرلے،

بقیہ حاشیہ......ہوئے سنا: "جو شخص ہر نماز کے بعد "آیۃ الکرسی" پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی، اور جو کوئی رات کو سوتے وقت اسے پڑھے گا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے، اس کے گھر اور آس پاس کے گھروں کو محفوظ فرمادے گا۔" (شعب الایمان، الحدیث ۲۳۹۵، ج۲، ص۴۵۷)

2 ......سو کر اٹھنے کی دعا یہ ہے: "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر.**"

(بہارِ شریعت، حصہ۱۶، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ "کراچی")

1 ......بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا یہ ہے: "**اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث.**"

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عندالخلاء، الحدیث ۶۳۲۲، ص۵۳۲)

باہر نکلنے سے پہلے اپنے ستر کو چھپالے، نکلنے کے بعد **اللہ** تعالٰی کی حمد وشکر بجالائے [1]۔

غسل خانے کے آداب

(غسل کرنے والے کو چاہئے کہ) سترِ عورت (یعنی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصہ) کو چھپائے، لوگوں کے ستر کو دیکھنے سے بچے، غسل کرنے کے لئے تنہائی اختیار کرے، غسل خانے میں جا کر نہ تو باتیں کرے، نہ ادھر اُدھر توجہ کرے، نہ سلام کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے، غسل خانے میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے (یعنی فارغ ہو کر فوراً باہر آجائے)، اگر جسم ناپاک ہو تو داخل ہونے سے پہلے اُسے دھولے، غسل سے فراغت کے بعد جب غسل خانے سے نکلے تو دونوں پاؤں ٹھنڈے پانی سے دھولے کہ اس سے دردِ سر دُور ہوگا۔ (اس میں بعض آداب پہلے زمانے کے حماموں سے متعلق ہیں کہ اس وقت بڑے بڑے حماموں میں باپردہ ہو کر کئی کئی افراد ایک ساتھ غسل کیا کرتے تھے۔)

طہارت و پاکیزگی اور صفائی کے آداب

(طہارت حاصل کرنے والے کو چاہئے کہ وضو سے پہلے) مسواک کرے اور ہر عضو دھوتے وقت زبان کو ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے تر رکھے، جس ذات کی عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے دل میں اس کا خوف پیدا کرتے ہوئے (اپنے گناہوں سے) توبہ کرے، وضو کے بعد نماز شروع کرنے تک خاموشی اختیار کرے، (باطنی) طہارت کے بعد (ظاہری) پاکیزگی حاصل کرے، مونچھوں کو پست کرے، بغلوں کے بال اکھیڑے، موئے زیرِ ناف مونڈے، ناخن

---

[1] ......اور بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا پڑھے، جو یہ ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ." (سنن ابن ماجة، ابواب الطهارة، باب مایقول اذاخرج من الخلاء، الحدیث ۳۰۱، ص ۲۴۹۵)

کاٹے، ختنہ کرے(۱)، (ہاتھ پاؤں کی) انگلیوں کے جوڑ اچھی طرح دھولے، ناک کی صفائی کا خاص خیال رکھے، کپڑوں اور بدن کی پاکیزگی کا خوب اہتمام کرے۔

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

(مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ) پہلے دایاں پاؤں داخل کرے، جوتوں پر گندگی وغیرہ لگی ہوئی ہو تو اسے جھاڑ لے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے (یعنی مسجد میں داخل ہونے کی دعا(۲) پڑھے)، اگر مسجد میں کوئی موجود ہو تو اسے سلام کرے، کوئی نہ ہو تو اپنے آپ پر سلام بھیجے(۳)، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرے کہ وہ اس کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول

---

(1)......بالغ کے ختنہ کے متعلق کئے گئے سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "ہاں! اگر خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کر لے یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو، ممکن ہو تو اس سے نکاح کرا دیا جائے وہ ختنہ کر دے، اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے یا کوئی کنیز شرعی واقف (یعنی اس کام کو کر سکتی) ہو تو وہ خریدی جائے۔ اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو حجام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔" (فتاوی رضویہ مخرجہ، ج ۲۲، ص ۵۹۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

(2)......مسجد میں داخل ہونے کی دعا یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ."

(صحیح المسلم، کتاب صلوۃ المسافرین......الخ، باب مایقول اذا دخل المسجد، الحدیث ۱۶۵۲، ص ۷۹۰)

(3)......صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: "جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں، ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں اور اگر وہاں کوئی نہ ہو یا جو لوگ ہیں وہ مشغول ہیں تو یوں کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن."

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۴۱، مکتبۃ المدینۃ، باب المدینہ کراچی)

دے، قبلہ رو ہو کر بیٹھے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ پیدا کرے، گفتگو کم کرے، (مسجد میں) لعن طعن کرنے سے بچے، نہ تو مسجد میں آواز بلند کرے، نہ تلوار سونتے، نہ تیراندازی کرے، نہ (دُنیوی) کام کرے، نہ گم شدہ چیز تلاش کرے، نہ خرید و فروخت کرے اور نہ ہی ہم بستری کرے۔ جب مسجد سے نکلے تو پہلے بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں باہر نکالے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس فضل کا سوال کرے جو وہ عطا فرماتا ہے (یعنی مسجد سے نکلنے کی دُعا[1] پڑھے)۔

اعتکاف کے آداب

(اعتکاف کرنے والے کو چاہئے کہ) ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے (یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ ہو)، فضول گوئی نہ کرے، (خشوع و خضوع حاصل کرنے کے لئے) ایک جگہ مخصوص کرلے اور اِدھر اُدھر نقل و حرکت نہ کرے، نفس کو اس کی خواہشات اور پسندیدہ چیزوں سے روک کر اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و عبادت پر مجبور کرے۔

اَذان کے آداب

اذان دینے والا موسمِ سرما و گرما میں اوقاتِ اَذان کی پہچان رکھتا ہو، منارے پر چڑھتے وقت نگاہیں جھکائے رکھے، دورانِ اذان "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کہتے ہوئے دائیں بائیں چہرہ گھمائے، اَذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہے۔

---

[1] ......مسجد سے نکلنے کی دعا یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ."

(صحیح المسلم، کتاب صلوۃ المسافرین......الخ، باب مایقول اذا دخل المسجد، الحدیث ۱۶۵۲، ص ۷۹۰)

امامت کے آداب

امامت کا زیادہ حق دار وہ ہے جو نماز کے فرائض، سنتیں اور دیگر مسائل زیادہ جانتا ہو، ان چیزوں کی معلومات رکھتا ہو جو اُسے نماز میں پیش آتی ہیں اور جن سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا امام نہ بنے جو اسے ناپسند کرتے ہوں، اپنے قریب اہلِ علم کو کھڑا کرے اور انہیں حکم دے کہ وہ لوگوں کی صفیں درست کریں، لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، نہ لمبی لمبی سورتیں پڑھے، نہ رکوع وسجود کی تسبیحات میں اتنی زیادتی کرے کہ لوگ کبیدہ خاطر ہوجائیں (یعنی اُکتاجائیں)، اور نہ ہی اتنی تخفیف (یعنی کمی) کرے کہ نماز کامل ہی نہ ہو، بلکہ لوگوں میں کمزور وضعیف شخص کی قدرت وطاقت کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھائے، رکوع وسجود میں نرمی کرے (یعنی کچھ دیر ٹھہرا رہے) تاکہ لوگوں کو اطمینان ہوجائے، سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے اور بعد اور قراءَت سے فارغ ہونے کے بعد معمولی سا وقفہ کرے[1]، امام رکوع میں ہو اور اپنے پیچھے کسی ایسے شخص کو آتا ہوا محسوس کرے جسے جانتا نہ ہو تو رکوع میں اس کا انتظار کرے تاکہ وہ نماز میں شامل ہوسکے، نماز سے پہلے اپنے پڑوسیوں میں سے کسی کو نہ پائے تو جب تک نماز کا وقت نکلنے کا خوف نہ ہو اس کا انتظار کرے، دونوں سلاموں کے مابین تھوڑا سا وقفہ کرتے ہوئے فرق کرے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پردہ پوشی فرمانے اور اس کے احسان پر نظر رکھے اور بکثرت اپنے مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا رہے، اور ہر حال میں ہمیشہ اس کا ذکر کرتا رہے۔

---

1 ...... یاد رہے کہ وقفہ اتنا طویل نہ ہو کہ تین بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار گزر جائے ورنہ ترک واجب کے سبب سجدہ سہو لازم ہوگا۔
(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۳، ص۵۱۹۔ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

نماز کے آداب

(نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ) عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے، وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرے، ظاہری وباطنی طور پر توجہ سے نماز پڑھے، اعضاء پرسکون رکھے، نگاہیں نیچی رکھے، (قیام میں) دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے، تلاوت میں غور وفکر کرے، ڈرتے ہوئے اور خوف زدہ ہو کر تکبیر کہے، خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع وسجود کرے، تعظیم وتوقیر کے ساتھ تسبیح پڑھے، اور تشہد اس طرح پڑھے گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، (رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی) اُمید رکھتے ہوئے سلام پھیرے، اس خوف سے پلٹے کہ نہ جانے میری نماز قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں، اور رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ طلب کرنے کی کوشش کرے۔

تلاوتِ قرآن کے آداب

(تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ) ہمیشہ باوقار وباحیا رہے، فضولیات ولغویات اور فحش گوئی وبدکلامی سے اجتناب کرے اور عاجزی وانکساری اور آہ وزاری کی عادت اپنائے۔

دُعا کے آداب

(دعا کرنے والے کو چاہئے کہ) دل جمعی کے ساتھ دعا کرے، تمام غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے (یعنی اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی میں پیش کرے)، کمزوری وذلت کا اظہار کرے، (اللہ عَزَّوَجَلَّ پر) اچھی امید رکھے، عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرے، غربت ومحتاجی دور کرنے کا سوال کرے، ڈوبنے والے کی سی کیفیت طاری کرے، بقدرِ استطاعت ذات

باری تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے، دعا کرتے ہوئے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عظیم عزت وحرمت کو پیشِ نظر رکھے، اس کی بارگاہ میں توجہ کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیاں پھیلا دے، اور دعا قبول ہونے کا یقین رکھے اور ساتھ ہی ساتھ اس بات سے خوف زدہ بھی ہو کہ کہیں ناکام ونامراد نہ لوٹا دیا جاؤں اور خوش حالی کا منتظر رہے، دعا کرتے ہوئے باہمی دشمنی دل سے نکال دے، رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی اُمید رکھتے ہوئے نیک نیتی سے دعا کرے اور دعا کے بعد ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیر لے۔

جمعہ کے آداب

(نمازِ جمعہ پڑھنے والے کو چاہئے کہ) وقت شروع ہونے سے پہلے جمعہ کی تیاری شروع کر دے، نمازِ جمعہ میں حاضری کے لئے سویرے سویرے طہارت کرے کہ جسم کو دھوئے، کپڑوں کی پاکیزگی وصفائی کا اہتمام کرے، خوشبو وغیرہ لگائے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے)، گفتگو کم کرے، کثرت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے، امام کے قریب ہو کر بیٹھے، خطیب کے حکم کی تعمیل کرے، علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہو، پروقار اور پرسکون ہو کر چلے، انگلیاں نہ چٹکائے، چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھے، خاموشی کی عادت اپنائے، کثرت سے خالق ورازق عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائے، عاجزی وانکساری کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہو، سلام کا جواب دے، خطیب کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد نماز وغیرہ نہ پڑھے اور خطیب کے اشارہ کرنے کے بعد سلام کا جواب نہ دے، گفتگو وغیرہ بند کر دے، نصیحت قبول کرنے کا پختہ ارادہ کرے، خطیب کے سامنے اور اس کے بیان کرتے وقت ادھر اُدھر نہ دیکھے، جب تک خطیب منبر سے نہ

اُترے اور مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہولے اس وقت تک نماز کے لئے کھڑا نہ ہو (یعنی اقامت سے پہلے کھڑا نہ ہو)۔

خطیب کے آداب

(خطیب کو چاہئے کہ) مسجد میں اس حالت میں آئے کہ اس پر سکینہ و وقار کی کیفیت طاری ہو، سلام کرنے میں پہل کرے، اس پر (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا) خوف اور ہیبت طاری ہو، لوگوں کو آپس میں گفتگو کرنے سے منع کرے، وقت کا انتظار کرے پھر سنجیدہ حالت میں منبر کی طرف چلے، گویا وہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے، پھر عاجزی و انکساری کرتے ہوئے منبر کی طرف بڑھے، زینے پر کھڑا ہو اور ذکرِ الٰہی کرتا ہوا منبر پر چڑھے، جو لوگ سننے کے لئے جمع ہوں ان کو سلام کے ساتھ (1) (متوجہ کرنے کے لئے) اشارہ کرے تاکہ توجہ سے اس کا کلام سنیں، پھر (دل میں) خدائے قہار عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھتے ہوئے اَذان سننے کے لئے بیٹھ جائے، عاجزی وانکساری سے خطبہ شروع کرے اور انگلیوں سے اشارہ نہ کرے، جو وہ کہہ رہا ہے اس کا اعتقاد رکھے تاکہ فائدہ پائے، پھر لوگوں کو دعا کے لئے اشارہ کرے۔ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو خطیب منبر سے اُتر آئے اور اس وقت تک تکبیرِ تحریمہ نہ کہے جب تک لوگ خاموش نہ ہو جائیں، پھر نماز شروع کرے اور ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔

---

1 ......احناف کے نزدیک: خطیب کے لئے سنت یہ ہے کہ سلام نہ کرے۔

(النھر الفائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلوۃ ، باب صلوۃ الجمعۃ، ج ۱، ص ۳۵۹)

عید کے آداب

(عید کے آداب یہ ہیں) عید کی رات عبادت میں گزارے، عید کے دن صبح سویرے غسل کرے، بدن کی پاکیزگی کا خوب اہتمام کرے، خوشبو لگائے، تکبیرات کی پابندی کرے، ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی کثرت کرے، عاجزی وانکساری کی عادت بنائے، تکبیرات کی زیادتی کے ساتھ ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پاکی وحمد بھی بیان کرے، نماز کے بعد خطبۂ عید سننے کے لئے خاموشی اختیار کرے، اگر عید الفطر ہو تو کچھ کھا کر نمازِ عید کے لئے جائے، ایک راستے سے جائے اور دوسرے سے واپس آئے، اس خوف سے واپس آئے کہ نہ جانے میری نماز قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں۔

نمازِ خسوف کے آداب[1]

(نمازِ خسوف ادا کرتے وقت) جزع وفزع کا اظہار کیا جائے، گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کی جائے اور سستی نہ کی جائے، نماز کے لئے جلدی کی جائے اور قیام لمبا کیا جائے، دل میں خوف الٰہی عَزَّوَجَلَّ پیدا کیا جائے۔

---

1 ......صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی **''بہارِ شریعت''** میں نقل فرماتے ہیں: ''سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لئے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔''

(بہارشریعت، حصہ چہارُم، ج ۱، ص ۷۸۷، مکتبۃ المدینۃ)

نمازِ استسقاء کے آداب(1)

نمازِ استسقاء سے پہلے روزہ رکھا جائے، توبہ میں جلدی کی جائے، بقدرِ استطاعت ظلم روکنے کی پوری پوری کوشش کی جائے، ایک دوسرے پر برتری نہ جتائی جائے، نمازِ استسقاء کے لئے نکلنے سے پہلے غسل کیا جائے، خاموشی کی عادت بنائی جائے اور اُس حالت پر غور وفکر کیا جائے جس کی وجہ سے بارش روک دی گئی، ان گناہوں کا اعتراف کیا جائے جن کی وجہ سے یہ سزا ملی اور آئندہ ان گناہوں کو نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے، خطبہ سننے کے لئے خاموشی اختیار کی جائے، تکبیرات کے درمیان کثرت سے تسبیحات وغیرہ کی جائیں، استغفار کی کثرت کی جائے، اور دعا کرتے ہوئے چادر کو پلٹ دیا جائے (یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کردے کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

مریض کے آداب

(مریض کو چاہئے کہ) موت کو کثرت سے یاد کرے، توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے، ہمیشہ **اللہ** تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، خوب گڑگڑا کر دعا کرے، عاجزی وتنگدستی کا اظہار کرے، خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرائے، قوت وطاقت ملنے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے، شکوہ وشکایت نہ کرے، تیمارداری

---

(1)......صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی "**بہارِ شریعت**" میں نقل فرماتے ہیں: "استسقا دعا واستغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں، چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔" (بہارشریعت، حصہ چہارم، ج۱، ص۷۹۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

کرنے والوں کی عزت واحترام کرے، مگران سے مصافحہ نہ کرے۔(1)

تعزیت کرنے والے کے آداب

(تعزیت کرنے والے کو چاہئے کہ) عاجزی وانکساری اور رنج وغم کا اظہار کرے، گفتگو کم کرے اور مسکرانے سے بچے کہ (ایسے موقع پر) مسکرانا (دلوں میں) بغض وکینہ پیدا کرتا ہے۔

جنازے کے ساتھ چلنے کے آداب

(جنازے کے ساتھ جانے والے کو چاہئے کہ) ہمیشہ دل میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا) خوف رکھے، نگاہیں نیچی رکھے، گفتگو وغیرہ نہ کرے، عبرت کی نگاہ سے میت کو دیکھے، قبر کے سوال وجواب میں غور وفکر کرے، جس چیز کے مطالبہ کا خوف کرتا ہے (کہ اس کے بارے میں سوال ہوگا) پختہ ارادے کے ساتھ اسے بجالانے میں جلدی کرے، موت کے اچانک حملے کے وقت طاری ہونے والی حسرت وندامت سے ڈرے۔

---

1 ......تا کہ کمزور عقیدے والا یہ گمان نہ کرے کہ ایک مریض کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ جیسا کہ، حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: ''جزامی سے ایسے بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے۔'' حکیم الامت حضرتِ سیِّدُنا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ حکم عوام کے لئے ہے جن کا عقیدہ بگڑ جانے کا خوف ہو کہ اگر کوڑھی کے پاس بیٹھنے سے اتفاقاً انہیں بھی کوڑھ ہو جائے تو سمجھیں گے کہ کوڑھ اڑ کر لگ گئی ان کے لئے کوڑھی سے علیحدگی اچھی ہے، خاص متوکل لوگ جن کے دلوں پر اس سے کوئی اثر نہ پڑے ان کے لئے یہ حکم نہیں۔'' (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج٦، ص٢٥٧، مطبوعہ ضیاء القرآن)

صدقہ دینے والے کے آداب

صدقہ کرنے والے کو چاہئے کہ سوال کرنے سے پہلے صدقہ دے، خفیہ طور پر صدقہ دے اور دینے کے بعد بھی اسے چھپائے، سوال کرنے والے کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، اس کے مانگنے سے پہلے اسے جواب نہ دے، اس کے متعلق وسوسوں کا شکار نہ ہو (کہ نہ جانے کیوں مانگ رہا ہے؟ کیا مجبوری ہے؟ وغیرہ وغیرہ)، اپنے نفس کو بخل سے روکے، سائل نے جس چیز کا سوال کیا ہے اسے وہ چیز عطا کردے یا اچھے طریقے سے اسے لوٹا دے، اگر ازلی دشمن ابلیس لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْه اس سے اس کے دل میں وسوسہ اندازی کرے کہ سائل اس چیز کا حق دار نہیں تو اس کی مخالفت کرتے ہوئے سائل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتیں دیئے بغیر نہ لوٹائے کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔ (ہاں! اگر سائل مُتَعَنِّت (یعنی پیشہ ور بھکاری) ہو تو نہ دے۔ بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، صفحہ ۹۴۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)۔

سائل کے آداب

(سوال کرنے والے کو چاہئے کہ) حقیقتِ حال بیان کرتے ہوئے اپنی غربت وتنگ دستی ظاہر کرے، انتہائی نرمی سے سوال کرے، جو چیز اسے دی جائے شکر ادا کرتے ہوئے لے اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو اور (دینے والے کو) دعائے خیر دے، اگر اسے لوٹا دیا جائے تو عذر قبول کرتے ہوئے خاموشی سے لوٹ آئے، بار بار آنے اور مانگنے میں اصرار کرنے سے بچے۔

غنی کے آداب

(صاحبِ ثروت کو چاہئے کہ) عاجزی وانکساری کی عادت اپنائے، تکبر سے بچے، ہمیشہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے، نیک اعمال کی طرف رغبت کرے، فقیر کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئے اور دل کھول کر اس کی مدد کرے، ہر کسی کے سلام کا جواب دے، قناعت پسندی کا اظہار کرے، اچھی گفتگو کرے، خوش اسلوبی سے لوگوں کو اپنے ساتھ مانوس کرے اور صدقہ وخیرات کے ذریعے ان کی مدد کرے۔

فقیر کے آداب

(فقیر کو چاہئے کہ) تھوڑی چیز پر صبر واکتفا کرے، غربت کو چھپائے، نہ تو پھٹے پرانے کپڑے پہنے اور نہ ہی (جسمانی) کمزوری کا اظہار کرے، حرص ولالچ کی عادت چھوڑ دے، اہلِ مُرُوَّت دین دار لوگوں کے سامنے کفایت شعاری اپنائے، اغنیاء کی تعظیم وتوقیر کرے اور ان سے زیادہ ہنسی مذاق نہ کرے، ان (کے پاس موجود مال ودولت) سے ناامید ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے سامنے قناعت پسند رہے، ان پر بڑائی نہ چاہے اور عاجزی وانکساری ترک نہ کرے۔ جب اغنیاء کو دیکھے تو اپنے دل کی حفاظت کرے اور دِین کو مضبوطی سے تھام لے (یعنی اس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو)۔

تحفہ دینے والے کے آداب

جسے تحفہ دے رہا ہے اس کی فضیلت کو مدِنظر رکھے، اس کے تحفے کو قبول کر لیا جائے تو خوشی ومسرت کا اظہار کرے، جب تحفہ لینے والے سے ملاقات کرے تو اس کا

شکریہ ادا کرے، اور اسے کلی اختیارات دے دے اگر چہ تحفہ بڑا ہو۔

تحفہ لینے والے کے آداب

(تحفہ لینے والے کو چاہئے کہ) تحفہ ملنے پر خوشی کا اظہار کرے اگر چہ وہ کم قیمت کا ہو، تحفہ بھیجنے والے کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ جب وہ آئے تو خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملاقات کرے۔ جب قدرت حاصل ہو تو یہ بھی اپنے محسن کو تحفہ وغیرہ دے۔ جب موقع ملے اس کی تعریف کرے، اس کے سامنے عاجزی نہ کرے، اس سے احتیاط برتے کہ کہیں اس کی محبت میں ایمان نہ چلا جائے، دوبارہ اس سے تحفہ وغیرہ حاصل کرنے کی حرص وطمع نہ کرے۔

صدقہ وخیرات کے آداب

(صدقہ وخیرات کرنے والے کو چاہئے کہ صدقہ وغیرہ کا) سوال کرنے سے پہلے ہی صدقہ کر دے، اگر کوئی چیز دینے کا وعدہ کیا ہو تو اسے پورا کرنے میں جلدی کرے، دیتے وقت فراخ دِلی سے کام لے، چھپا کر صدقہ کرے اور دینے کے بعد احسان نہ جتلائے، خیرات وغیرہ کرنے پر ہیشگی اختیار کرے اور صدقہ وخیرات کا سلسلہ جاری وساری رکھے۔

روزے کے آداب

روزہ دار پاک وحلال غذا کھائے اور لذیذ کھانے چھوڑ دے، غیبت اور جھوٹ سے اجتناب کرے، دوسروں کو تکلیف نہ دے اور اعضاء کو برائیوں سے بچائے۔

حج کے آداب

سفرِ حج کے آداب

(حج کے ارادے سے سفر کرنے والے کو چاہئے کہ) پاک وحلال مال ساتھ لے، کرایہ پر سواری دینے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، ہم سفروں کے ساتھ تعاون کرے اور راستہ بھولنے والے کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، (اپنا) زادِ راہ خرچ کرے، حسنِ اخلاق کی عادت بنائے، اچھی گفتگو کرے، ہنسی مذاق کرے تو وہ جھوٹ اور نافرمانی سے پاک ہو، (معاملات میں) اصلاح ودرستی کو پسند کرے۔ جب ہم سفر کو دیکھے تو خوشی کا اظہار کرے، ہم سفر کی بات توجہ سے سنے، اس کی پریشانی واکتاہٹ کے وقت اس سے تلخ کلامی سے پیش نہ آئے، اپنے ہم سفر کی لغزش سے غفلت نہ برتے، وہ اس کی خدمت کرے تو اس کا شکریہ ادا کرے، اس پر ایثار کرے اور اس کے ساتھ تعاون کرے۔

احرام کے آداب

(حاجی کو چاہئے کہ) احرام باندھنے سے پہلے اچھی طرح غسل کرے، احرام کی چادروں کی پاکیزگی وصفائی کا خیال رکھے، خوشبو لگائے، مفلس وتنگ دست کی مدد کرے، دل میں خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ رکھتے ہوئے تلبیہ(1) کہے، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے

---

(1)......تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: "لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ."

(لباب الاحیاء، الباب السادس فی اسرار الحج ومافیه، ص ۹۰ مطبوعه دار البیروتی)

تلبیہ کے جواب کی حلاوت ومٹھاس محسوس کرتے ہوئے بلند آواز سے تلبیہ کہے، کعبہ مشرفہ کی حرمت وتعظیم مدِ نظر رکھتے ہوئے طواف کرے، رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ طلب کرتے ہوئے صفاومروہ کی سعی کرے، قیامت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وقوفِ عرفہ کرے، رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی اُمید رکھتے ہوئے مُزْدَلِفہ میں حاضر ہواور (جہنم سے) آزادی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے (منیٰ میں) حلق کروائے، گناہوں کا کفارہ خیال کرتے ہوئے قربانی کرے، اطاعتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالاتے ہوئے رمیٔ جمرات کرے (یعنی ''شیطانوں'' کوکنکریاں مارے)، پل صراط کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے طوافِ زیارت کرے اگر چہ یہاں (یعنی خانۂ کعبہ میں) کوئی تیز دھار چیز نہیں، حقیقی ندامت اور دل میں بار بار حاضر ہونے کی تڑپ لئے واپس پلٹے۔

مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے آداب

(مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ) ادب وتعظیم کے ساتھ حرم میں داخل ہو، حسرت بھری نگاہوں سے مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کو دیکھے، مسجدِ حرام کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے، تکبیر وتہلیل (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر اور لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ) کہتے ہوئے بیت اللہ شریف پر نظر ڈالے، تسلسل کے ساتھ طوافِ کعبہ وعمرہ کرے، بیت اللہ شریف کی عظمت وحرمت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس میں داخل ہو اور داخل ہونے کے بعد لگاتار توبہ کرتا رہے۔

مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے آداب

(مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ) پُر وقار و پُرسکون حالت میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں داخل ہو، شریعت کے حکم کے مطابق اس کا مشاہدہ کرے، آنکھیں بلند کرتے ہوئے اس پر نظر ڈالے، پھر اس حالت میں مسجد و منبرِ رسول عَلٰی صَاحِبِھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئے گویا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی کیفیتِ نماز و خطبہ کو ملاحظہ کر رہا ہے، اور روضۂ رسول عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اس حالت میں حاضر ہو گویا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے چہرۂ انور کا دیدار کر رہا ہے۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو تو آواز پست رکھتے ہوئے اس طرح گفتگو کرے گویا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی محفل کا آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے، پہلے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں اور پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے دونوں اصحاب (حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیقِ اکبر و حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہوئے ان دونوں کی سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ اور سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی ان کے ساتھ محبت کا مشاہدہ کرے، اور حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی نگاہ میں ان دونوں کی مقبولیت و عزت کو مدِنظر رکھے، ان دونوں کا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے ڈر و خوف اور دونوں کی نگاہوں میں پیارے مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی فضیلت و مقبولیت کو دیکھے اور جب روضۂ انور سے پلٹے تو اس کی طرف پیٹھ نہ کرے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

تاجر کے آداب

(تجارت کرنے والے کو چاہئے کہ) مسلمانوں کے راستے میں نہ بیٹھے کہ اس سے انہیں چلنے میں دشواری ہوگی، ایسے سمجھدار وذہین غلام (نوکر) کو کام کے لئے رکھے کہ جو نہ تو ناپ تول میں اور نہ ہی وزن میں کمی کرے، اسے برابری کا حکم دے، سامان وغیرہ تولنے میں جلدی نہ کرے، اس کا ترازو درستی میں سنار کے ترازو اور اعتدال میں معیاری ترازو کی طرح ہو، اس کی ڈوریاں لمبی اور اوپری کنارے باریک ہوں، اس کے چھوٹے بڑے تمام باٹ وزن میں پورے ہوں، روزانہ سب سے پہلے ترازو صاف کرے، رطل اور سنگِ ترازو (بٹ یعنی تول وغیرہ کے پتھر) کے عیبوں کا خاص خیال رکھے، غلام (نوکر) کو حکم دے کہ تیل اور روغنیات وغیرہ تولتے وقت احتیاط سے کام لے۔ جب کوئی مہذب شخص کچھ لینے آئے تو اس کی عزت وتکریم کرے، پڑوسی آئے تو اس پر احسان کرے، کوئی ضعیف وناتواں آئے تو اس کے ساتھ شفقت ومہربانی سے پیش آئے یا ان کے علاوہ کوئی بھی آئے تو اس کے ساتھ انصاف سے پیش آئے، چیزوں کو ان کی قیمت وبھاؤ کی مقدار کے اعتبار سے بیچے، اگر کسی چیز کی قیمت کم ہو تو (بیچنے والا) خریدار کو زیادہ قیمت میں دے سکتا ہے جیسا کہ بعض اوقات اگر چیز کی قیمت زیادہ ہو تو وہ خریدار کو کم قیمت میں دے دیتا ہے۔ اس کی تمام تر توجہ درس قرآن (اور علم دین) کی محفل میں حاضری کی طرف رہے، غیر محرموں اور امردوں کو دیکھنے سے نگاہوں کو بچائے رکھے، واقف کار بے وقوف سے اپنی عزت بچائے، سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے، خوشی ملنے پر عطیہ و بخشش کو نہ روکے۔

تاجر نے جو کام ملازم پر لازم کیا ہے اگر خود اس کا ذمہ دار ہے تو بہتر یہ ہے کہ خود کرے۔ ناپ تول اور وزن کرنے کا پیمانہ اور ترازو کا پتھر معتبر و قابلِ اعتماد لوگوں سے خریدے، بیچتے وقت مال کی جھوٹی تعریف اور خریدتے وقت بے جا مذمت نہ کرے، لوگوں کو کوئی خبر وغیرہ دیتے یا سناتے وقت سچائی سے کام لے، نیلامی کے وقت فحش گوئی اور گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولنے سے بچے، دُکان داروں کے ساتھ بے ہودہ و لغو باتوں میں نہ پڑے اور نئے لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہ کرے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

سِکّے پرکھنے والے کے آداب

(سِکّے کی جانچ پڑتال کرنے والے کو چاہئے کہ) حقیقت و سچائی پر یقین رکھے، امانتوں کی ادائیگی کرے، سود سے بچے، اُدھار کی ادائیگی میں جلدی کرے، لوگوں کو کھوٹے سکے نہ دے، تول وغیرہ میں وزن کو پورا کرے، دھوکہ اور ملاوٹ وغیرہ نہ کرے کہ اس سے اپنا معیار کھو بیٹھے گا اور سنگِ ترازو (تول وغیرہ کے پتھر) اور وزن کے پیمانوں میں کمی کرنے سے ڈرے۔

سنار کے آداب

(سونے کا کام کرنے والے کو چاہئے کہ) بزرگانِ دِین کی نصیحت پر عمل کرے، زیورات کو عمدہ و خوب صورت بنانے میں خوب کوشش کرے، ٹالم ٹول سے کام نہ لے بلکہ جو وعدہ کیا ہوا سے پورا کرے، کام کی اجرت لینے میں زیادتی نہ کرے۔

کھانے کے آداب

کھانے کے اول آخر کھانے کا وضو کرے یعنی دونوں ہاتھ دھوئے، کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھے، سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھائے، چھوٹے چھوٹے لقمے لے اور اچھی طرح چبا چبا کر کھائے، کھانے والوں کے چہروں کی طرف نظریں نہ جمائے (یعنی دوسروں کے لقمے نہ تاڑے)، ٹیک لگا کر نہ کھائے، بھوک سے زیادہ نہ کھائے۔ جب پیٹ بھر جائے تو ہاتھ روک لے جبکہ مہمان یا جسے ابھی کھانے کی حاجت ہو، شرم محسوس نہ کریں، برتن کی ایک طرف سے کھائے، درمیان میں سے نہ کھائے، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرے (یعنی کھانے کے بعد کی دعا(۱) پڑھے)، کھانا کھاتے ہوئے موت کو یاد نہ کیا جائے تاکہ لوگ کھانے سے ہاتھ نہ کھینچ لیں۔

پانی پینے کے آداب

پانی یا کوئی بھی چیز پینے سے پہلے برتن میں اچھی طرح دیکھ لے کہ کہیں کوئی موذی چیز تو نہیں، پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھے اور پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے، چوس چوس کر پیئے اور کسی قسم کا عیب نہ نکالے، تین سانس میں پانی پیئے، ہر بار سانس لینے کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے اور دوبارہ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھے، کھڑے ہو کر نہ پیئے اور اگر اس کے ساتھ اور بھی لوگ ہوں تو پلاتے وقت اپنی سیدھی طرف سے ابتداء کرے۔

---

(۱)......کھانے کے بعد کی دعا یہ ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْن.''

(سننِ ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب مایقول الرجل اذا طعم، الحدیث ۳۸۵۰، ص۱۵۰۶)

نکاح کرنے والے کے آداب

اگر نکاح کا ارادہ ہو تو پہلے دین پھر حسن و جمال اور مال و دولت دیکھے، لڑکی والے جو کچھ اُسے دیں گے اُس کا انہیں پابند نہ کرے، نکاح کا ارادہ ہو تو اسے پوشیدہ نہ رکھے، کسی مسلمان کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے، اپنی مملوکہ چیزوں اور شادی وغیرہ میں (کسی کو ایسے کام کی) اجازت نہ دے جو اسے رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُور کر دے اور اس کی عزت کو داغ دار کرنے کا باعث بنے، تنہائی میں بیوی کے ساتھ ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں کوئی دوسرا اس کی بیوی کو دیکھے، اپنے گھر والوں کے سامنے اس کا بوسہ نہ لے۔ جب تنہائی میں ہو تو عورت کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کرے، اس کا قاصد جھوٹا نہ ہو اور جس سے لڑکی کے متعلق پوچھا جائے وہ بھی چغل خور نہ ہو بلکہ اس کے خاص رشتہ داروں میں سے ہو اور اس شخص سے لڑکی کے دین، نماز روزے کی پابندی، شرم و حیاء، پاکیزگی، حُسنِ کلام و بدکلامی، خانہ نشین رہنے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق پوچھے، عقدِ نکاح سے پہلے اسے دیکھ لے (۱) اور نکاح کے بعد اچھی گفتگو کرتے ہوئے ان باتوں کے متعلق پوچھے جو اسے پہنچی ہیں اور اس سے والدین کی عادتوں، حالات و کیفیات اور دین و اعمال کے متعلق پوچھ گچھ کرے۔

---

(۱)......حکیم الامت حضرتِ سیِّدُنا مفتی **احمد یار خان نعیمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کہ ''ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں آیا بولا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح لینا ہے۔ فرمایا: اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ ہوتا ہے۔'' کی شرح میں فرماتے ہیں: ''دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن و قبح (یعنی خوبصورت و بدصورت ہونا) چہرے ہی میں ہوتا ہے اور اس سے مراد وہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوالینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا جیسا کہ آج کل کے بے دینوں نے سمجھا۔''

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج۵، ص۱۲، مطبوعہ ضیاء القرآن)

نکاح کرنے والی کے آداب

(جس عورت کو پیغامِ نکاح دیا جائے اسے چاہئے کہ) اپنے گھر کے قابلِ اعتماد مرد کو کہے کہ وہ نکاح کا پیغام دینے والے کے مذہب، دین، عقیدے، صاحبِ مُرُوَّت ہونے اور اپنے وعدے میں سچا ہونے کے متعلق معلومات حاصل کرے، عورت مرد کے کسی قریبی رشتہ دار کو دیکھ لے اور معلومات حاصل کرے کہ اس کے گھر کون آتا جاتا ہے۔ نیز اس کی باجماعت نماز کی پابندی کے متعلق دریافت کرے اور یہ کہ وہ اپنے کاروبار اور تجارت میں مخلص ہے یا نہیں؟ اور اس کے دین اور سیرت میں دلچسپی رکھے نہ کہ مال و دولت اور شہرت میں۔ اس کے ساتھ قناعت اختیار کرتے ہوئے زندگی گزارنے کا عزم کرے، اس کے حکم کی فرمانبرداری کرے کہ یہ الفت و محبت کو مضبوط و مستحکم کرنے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا سبب ہے۔

جماع کے آداب

(ہم بستری کرنے والے کو چاہئے کہ) خوشبو لگائے، اچھی گفتگو کرے، محبت کا اظہار کرے، شہوت کے ساتھ بوس و کنار کرے، چاہت و دلچسپی کا اظہار کرے، پھر بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھے، شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کہ یہ (یعنی شرمگاہ کی طرف دیکھنا) اندھی اولاد پیدا ہونے کا باعث ہے، ستر کو کسی کپڑے وغیرہ سے چھپالے اور قبلہ کی سمت رخ نہ کرے۔

بیوی کے آداب

(شوہر کو چاہئے کہ) بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے، نرمی کے ساتھ گفتگو کرے، محبت و چاہت کا اظہار کرے، تنہائی میں اس کے ساتھ خوش مزاجی اور بے

تکلفی سے پیش آئے، لغزشوں سے درگزر کرے، لڑائی جھگڑا نہ کرے، اس کی عزت کی حفاظت کرے، کسی معاملہ میں اس سے بحث ومباحثہ نہ کرے، بغیر کنجوسی کئے اس کی معاونت کرے، اس کے گھر والوں کی عزت وتعظیم کرے، ہمیشہ اچھے وعدے کرے، اپنی بیوی پر شدید غیرت کھائے (کہ وہ اپنا حسن وجمال غیر کے سامنے ظاہر نہ کرے)۔

شوہر کے آداب

(بیوی کو چاہئے کہ) ہمیشہ شوہر سے حیا کرے، اس سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، ہمیشہ شوہر کے ہر حکم کی اطاعت کرے۔ جب شوہر کلام کرے تو خاموشی اختیار کرے، اس کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے، شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے، خوشبو وغیرہ لگائے، منہ کی صفائی اور کپڑوں کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھے، قناعت پسندی اختیار کرے، محبت وشفقت کا انداز اپنائے، زیب وزینت کی پابندی کرے، شوہر کے گھر والوں اور قرابت داروں کا احترام کرے، اچھے انداز میں اس کا حال دریافت کرے، اس کے ہر کام کو شکریہ کے ساتھ قبول کرے، جب شوہر کا قرب پائے تو اس سے محبت کا اظہار اور جب اسے دیکھے تو خوشی ومسرت کا اظہار کرے۔

آدمی پر اپنے نفس کے آداب

نمازِ جمعہ اور باجماعت نماز پر ہمیشگی اختیار کرے، لباس کی پاکیزگی وصفائی کا خیال رکھے، ہمیشہ مسواک کرنے کی عادت بنائے، نہ تو شہرت والا لباس پہنے اور نہ ہی ایسا لباس پہنے کہ جس کی وجہ سے لوگ اسے حقارت کی نظروں سے دیکھیں، نہ تو بطورِ تکبر اتنے لمبے کپڑے

پہنے کہ ٹخنوں سے نیچے لٹک جائیں اور نہ ہی اتنے چھوٹے ہوں کہ لوگ مذاق اڑانے لگیں، نہ چلنے پھرنے میں اِدھر اُدھر دیکھے، نہ غیر محرم کی طرف دیکھے، گفتگو کے دوران بار بار تھوتھو نہ کرے، نہ پڑوسیوں کے ساتھ اپنے گھر کے دروازے پر زیادہ دیر بیٹھے اور نہ ہی اپنے دوستوں سے اپنی بیوی اور گھر کے پوشیدہ معاملات کے متعلق گفتگو کرے۔

عورت پر اپنے نفس کے آداب

عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چار دیواری میں گوشہ نشین رہے، (بلاضرورت) چھت پر بار بار نہ چڑھے، اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے (یعنی اتنی آواز میں گفتگو کرے کہ اس کی آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے)، بلاضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے، جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے، شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے، گھر سے نہ نکلے، ہاں! (ضرورتاً) اگر کسی کام سے نکلنا پڑے تو باپردہ ہو کر نکلے، ایسے راستے اور جگہ سے گزرے جہاں زیادہ ہجوم اور آمد و رفت نہ ہو، اپنی غربت وغیرہ کو چھپائے بلکہ جاننے والے کے سامنے بھی اپنے آپ کو اجنبی ظاہر کرے، اپنی تمام تر کوشش نفس کی اصلاح اور گھریلو معاملات کی درستی میں صرف کرے، نماز روزے کی پابندی کرے، اپنے عیوب پر نظر رکھے، دینی معاملہ میں خوب غور و تفکر کرے، خاموشی کی عادت بنائے، نگاہیں نیچی رکھے، اپنے دل میں ربِّ جبّار عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا کرے، کثرت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے، اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے، اسے رزق حلال کمانے کی ترغیب دلائے، تحائف وغیرہ کی زیادہ فرمائش نہ کرے، شرم و حیاء کو لازم پکڑے، بدزبانی و فحش

کلامی نہ کرے، صبر و شکر کرے، اپنے نفس کے معاملے میں ایثار کرے، اپنی حالت اور خوراک کے معاملے میں خود کو تسلی دے، جب شوہر کا دوست گھر میں آنے کی اجازت چاہے اور شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اُسے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور اپنے نفس اور شوہر سے غیرت کرتے ہوئے اس سے کثرتِ کلام نہ کرے۔

گھر میں داخلے کی اجازت کے آداب

(گھر میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ) دیوار کی جانب ہو کر چلے، دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو، دروازہ کھٹکھٹانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تحمید کرے اور اس کے بعد سلام کرے، گھر میں موجود لوگوں کی باتیں نہ سنے، سلام کرنے کے بعد داخل ہونے کی اجازت طلب کرے پس اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ آئے، وہاں کھڑا نہ رہے، اور "اَنَا یعنی میں" نہ کہے بلکہ اپنا نام بتائے تاکہ صاحبِ خانہ اس کو پہچان لے۔

راستے میں بیٹھنے کے آداب

(راستے میں بیٹھنے والے کو چاہئے کہ) نگاہیں جھکا کر بیٹھے، مظلوم کی مدد کرے، ستم رسیدہ و حسرت زدہ کی فریاد رسی کرے، ضعیف و کمزور کی مدد کرے، راستہ بھولے ہوئے کی راہنمائی کرے، سلام کا جواب دے، سوال کرنے والے کو کچھ نہ کچھ عطا کرے، اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو، لطافت و شفقت کے ساتھ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے، اگر کسی کو گناہوں پر اصرار کرنے والا پائے تو اسے ڈرائے اور اس پر سختی کرے (یعنی بقدرِ استطاعت اسے روکنے کی کوشش کرے)، بغیر دلیل کے کسی چغل خور کی باتوں پر دھیان دے نہ کسی کی ٹوہ

میں پڑے اور لوگوں کے بارے میں اچھا گمان رکھے۔

رہن سہن کے آداب

(لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے والے کو چاہئے کہ) جب کسی اجتماع یا محفل میں جائے تو سلام کرے اور آگے جانا ممکن نہ ہو تو جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، جب بیٹھے تو اپنے قریب والے کو خاص طور پر سلام کرے، اگر عام لوگوں کی محفل میں جائے تو ان کے ساتھ بے ہودہ باتوں میں نہ پڑے، ان کی جھوٹی خبروں اور افواہوں پر دھیان نہ دے اور ان میں جاری بری باتوں کی طرف توجہ نہ دے، بغیر کسی سخت مجبوری کے عام لوگوں سے میل جول کم رکھے، لوگوں میں سے کسی کو حقیر نہ سمجھے ورنہ یہ ہلاک و برباد ہو جائے گا کیونکہ یہ نہیں جانتا، ہوسکتا ہے کہ وہ اِس سے بہتر ہو، دنیا دار ہونے کی وجہ سے تعظیمی نگاہوں سے ان کی طرف نہ دیکھے کیونکہ دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس کی کچھ اہمیت نہیں، اپنے دل میں دنیا کی قدر و منزلت پیدا نہ ہونے دے کہ اس کی وجہ سے اہلِ دنیا کی تعظیم و توقیر کرنے لگے گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کا مرتبہ کم ہو جائے گا۔ لوگوں سے دُنیا حاصل کرنے کے لئے اپنے دین کو داؤ پر نہ لگائے کیونکہ ایسا کرنے سے لوگوں کی نظروں میں اس کی قدر و منزلت ختم ہو جائے گی۔ لوگوں سے عداوت (یعنی دُشمنی) نہ رکھے کہ ان کے دل میں بھی دُشمنی پیدا ہو جائے گی حالانکہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اسے برداشت کرسکتا ہے۔ کسی سے عداوت رکھے تو محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر رکھے۔ پس ان کے برے افعال سے نفرت کرے، ان کی طرف رحمت و شفقت بھری نظروں سے دیکھے، اگر وہ اس سے محبت کریں، اس کی تعظیم

وتوقیر کریں، اسے دیکھ کراُن کے چہرے کِھل اُٹھیں اور وہ اس کی تعریف وتوصیف کریں تو پھر بھی ان کے پاس کثرت سے نہ آئے کہ حقیقت میں کم لوگ ہی اسے چاہتے ہیں۔اگر وہ اُن کے پاس کثرت سے جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ان کے سپرد کردے گا پھر وہ ہلاک ہوجائے گا۔اس بات کی حرص ولالچ نہ کرے کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کے ساتھ ایسا ہی گمان رکھیں جیسا اس کی موجودگی میں رکھتے ہیں کیونکہ یہ چیز ہمیشہ نہیں پائی جاتی،لوگوں کے پاس موجود چیز کو حاصل کرنے میں حرص ولالچ نہ کرے کہ اس طرح وہ ان کے سامنے ذلیل ہوجائے گا اور اپنا دین ضائع کر بیٹھے گا۔اور اُن پر بڑائی نہ چاہے۔جب ان میں سے کسی سے اپنی حاجت کا سوال کرے اور وہ اسے پورا کردے تو وہ اس کا ایسا بھائی ہے جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور اگر اُس نے اِس کی حاجت پوری نہ کی تو اُس کی مذمت نہ کرے کہ اس طرح اُس کے دل میں دشمنی پیدا ہوجائے گی،لوگوں میں سے کسی کو نصیحت نہ کرے،البتہ!جب کسی میں قبولیت کے آثار دیکھے تو نصیحت کرے،ورنہ وہ اس سے عداوت رکھے گا اور اس کی بات نہیں مانے گا۔

اگر لوگوں میں بھلائی،عزت وشرافت یا خوبی دیکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرے اور اسی کی تعریف کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرے کہ وہ اُسے لوگوں کے سپرد نہ کرے۔جب لوگوں کے کسی شر پر آگاہ ہو یا ان میں بری بات یا غیبت یا کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو ان کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دے اور ان کے شر سے اس کی پناہ مانگے اور اس سے ان کے خلاف مدد طلب کرے اور ان پر عتاب وملامت نہ کرے کہ وہ اُن پر عتاب کی کوئی راہ نہ پائے گا مگر یہ کہ وہ اس کے دشمن ہوجائیں گے اور اس کا غصہ بھی ٹھنڈا نہ ہوگا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں پر سچی توبہ کرے جن کی وجہ

سے لوگوں کو اس پر مسلَّط کیا گیا اور اس سے مغفرت طلب کرے اور لوگوں کی حق بات سننے والا بن جائے اور غلط باتیں سننے سے بہرہ ہو جائے۔

والدین کے آداب

(بیٹے کو چاہئے کہ) والدین کی بات توجہ سے سنے، ماں باپ جب کھڑے ہوں تو تعظیماً اُن کے لئے کھڑا ہو جائے، جب وہ کسی کام کا حکم دیں تو فوراً بجا لائے، ان دونوں کے کھانے پینے کا انتظام وانصرام کرے اور نرم دلی سے ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھائے، وہ اگر کوئی بات بار بار کہیں تو اُن سے اُکتا نہ جائے، ان کے ساتھ بھلائی کرے تو ان پر احسان نہ جتلائے، وہ کوئی کام کہیں تو اُسے پورا کرنے میں کسی قسم کی شرط نہ لگائے، اُن کی طرف حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے اور نہ ہی کسی معاملے میں ان کی نافرمانی کرے۔

اولاد کے آداب

(والد کو چاہئے کہ) نیکی واحسان میں اولاد کی مدد کرے اور انہیں طاقت سے زیادہ بھلائی کا پابند نہ کرے، ان کی پریشانی وتنگ دستی کے وقت ان سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے، انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری سے منع نہ کرے اور ان کی تربیت وپرورش کرنے پر اُن پر احسان نہ جتلائے۔

اسلامی بھائی چارے کے آداب

(ایک مسلمان کو چاہئے کہ) بھائیوں سے ملاقات کے وقت خوشی ومسرت کا اظہار کرے، گفتگو کرتے ہوئے سلام سے ابتداء کرے، جب مل کر بیٹھیں تو ان کی وحشت دور

کرتے ہوئے انہیں اپنے سے مانوس کرے، ان کے لئے کشادگی و وسعت پیدا کرے۔ جب وہ جانے کے لئے کھڑے ہوں تو انہیں رخصت کرنے کے لئے دروازے تک جائے، کوئی کلام کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے اور گفتگو میں لڑائی جھگڑے کو ناپسند کرے، حکایات وغیرہ کو عمدگی و خوبی کے ساتھ بیان کرے، دورانِ گفتگو ہی جواب دے بعد میں نہ دے اور جب بھائیوں کو پکارے تو پسندیدہ اور اچھے ناموں کے ساتھ پکارے۔

پڑوسی کے آداب

جب کوئی شخص اپنے پڑوسی سے ملاقات کرے تو سلام کرنے میں پہل کرے، گفتگو کرتے ہوئے بات کو زیادہ طول نہ دے، نہ اس سے زیادہ سوال کرے، پڑوسی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، اُسے کوئی مصیبت پہنچے تو اُس سے تعزیت کرتے ہوئے اُسے تسلّی دے۔ جب اُس کو کوئی خوشی حاصل ہو تو اُسے مبارک باد دے، پڑوسی کے لڑکے اور ملازم کے ساتھ نرمی و مہربانی سے گفتگو کرتے ہوئے حسنِ اخلاق سے پیش آئے، پڑوسی کی غلطی پر اس سے درگزر کرے، اس کی لغزش وخطا پر نرمی سے اس پر عتاب کرے، اس کے گھر کی عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچائے، وہ فریاد کرے تو اس کی مدد کرے اور اس کی ملازمہ (یعنی نوکرانی) کی طرف بھی نہ دیکھے۔

غلام کے آداب

(آقا کو چاہئے کہ) غلام کو اپنی خدمت کے لئے ایسے کام کا پابند نہ کرے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو، اُس کی پریشانی واکتاہٹ کے وقت اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، ہر

وقت اسے مار پیٹ کرے نہ گالی گلوچ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے غلام اسی (آقا) پرنڈر و دلیر ہو جائے گا، اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس سے درگزر کرے، وہ کوئی عذر پیش کرے تو قبول کرے، جب غلام اس کے لئے کھانا لگائے تو اسے اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھائے یا اپنے کھانے میں سے چند لقمے اسے دے دے۔

آقا کے آداب

(غلام کو چاہئے کہ) آقا کے حکم کی تعمیل کرے، اُس کی غیر موجودگی میں بھی اس کے لئے مخلص ہو (یعنی اس کے خلاف کوئی سازش وغیرہ نہ کرے)، اس کی عزت کی حفاظت کرے، آقا کی اولاد کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اس کے مال وغیرہ میں بھی خیانت نہ کرے۔

رعایا کے آداب

(حاکم کو چاہئے کہ) نرمی کی عادت اپنائے، ملامت نہ کرے، کسی بھی کام کا حکم دینے سے پہلے اس میں خوب غور و فکر کرلے، خاص لوگوں پر بڑائی نہ چاہے، ان سے مؤاخذہ بھی نہ کرے، نرم طبیعت اپناتے ہوئے عام لوگوں کے ساتھ محبت واُلفت سے پیش آئے، رعایا کے معاملات کی خبر رکھے، اہلِ علم کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، اہلِ علم، دوستوں اور رشتے داروں پر وسعت و کشادگی کرے، اگر کسی سے کوئی جرم ہو جائے تو اس سے نرمی کرے اور رعایا کے معاملات کی حفاظت ونگرانی کرے۔

حاکم کے آداب

(رعایا کو چاہئے کہ) حاکم کے دروازے پر آنا جانا کم رکھے، اس سے اسی کام میں مدد لے جو اس کی ذمہ داری ہے اگرچہ وہ نرم طبیعت کا مالک ہو پھر بھی ہر وقت اس کا خوف دل میں رکھے، اگرچہ وہ خوش مزاج اور نرم دل ہو پھر بھی اس پر جرأت ودلیری کا مظاہرہ نہ کرے، اگرچہ وہ سوال پورا کردیتا ہو پھر بھی اس سے سوال کم کرے۔ جب حاکم موجود ہو تو اس کے لئے دعا کرے، اس کے متعلق نازیبا کلام نہ کرے۔ جب موجود نہ ہو تو اس کی تعریف وتوصیف کرے۔

قاضی کے آداب

(قاضی کو چاہئے کہ) ہمیشہ خاموشی اختیار کرے، صبر وتحمل کو اپنا شعار بنائے، اعضاء کو پرسکون رکھے، لوگوں کو ظلم وزیادتی اور فساد برپا کرنے سے روکے، حاجت مندوں کے ساتھ نرمی وشفقت سے پیش آئے، یتیم کے معاملے میں احتیاط سے کام لے، جواب دینے میں جلدی نہ کرے، جھگڑا کرنے والوں کے ساتھ نرم برتاؤ کرے، باہم مخالف دو آدمیوں میں سے کسی ایک کی طرف رغبت ومیلان نہ رکھے، جھگڑا کرنے والوں کو وعظ ونصیحت کرے، ہمیشہ درست فیصلہ کرنے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات کا سہارا لے۔

گواہ کے آداب

(گواہی دینے والے کو چاہئے کہ) امانت کی حفاظت کرے، خیانت نہ کرے، گواہی دیتے وقت احتیاط سے کام لے، بھول چُوک سے بچے اور حاکم سے جھگڑا نہ کرے۔

جہاد کے آداب

(مجاہد کو چاہئے کہ) خلوص دل سے جہاد کرے، فقط رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے غیظ وغضب کا اظہار کرے، پوری طاقت وکوشش کے ساتھ جہاد کرے، جہاد کرتے ہوئے سردھڑ کی بازی لگادے، واپس پلٹنے کی خواہش دل سے نکال دے، محض اس نیت سے جہاد کرے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کلمہ بلند ہو، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرے، قرض وغیرہ ہو تو جہاد میں جانے سے پہلے اُسے ادا کر دے، قتال کرتے وقت اور ہر حال میں ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو اپنا رفیق وہم نشین بنالے۔

قیدی کے آداب

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے رہائی کی امید نہ رکھے، اس کی نافرمانی میں اپنے نفس کو ذلیل نہ کرے، خدائے رحمٰن ورحیم عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اپنے تمام کے تمام غموں اور پریشانیوں کو خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرے، اور اس کی مدد و نصرت کا یقین رکھے، دشمن کے اس مال میں ہاتھ نہ ڈالے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے مباح (یعنی حلال) نہیں کیا اور جبّار وقہار عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کی پناہ طلب نہ کرے۔

متفرق آداب

(بعض حکماء نے یہ آداب بیان فرمائے ہیں)

اپنے دوست ودشمن کو ذلیل ورسوا کئے بغیر خندہ پیشانی سے اُن کے ساتھ ملاقات کر، ان سے خوف زدہ نہ ہو، ان پر بڑائی وبرتری کی تمنّا کئے بغیر ان کی تعظیم وتوقیر کر، اپنے تمام امور میں میانہ روی اختیار کر، غرور وتکبر نہ کر، اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے بچ، لوگوں کے مجمعوں کا معائنہ نہ کر۔ جب تو کہیں بیٹھے تو بلند ہو کر بیٹھ اور اپنی انگلیوں کو چٹکانے، انگوٹھی کے ساتھ کھیلنے، دانتوں کا خلال (یعنی صفائی) کرنے، بار بار ناک میں ہاتھ ڈالنے (یعنی اُسے صاف کرنے)، چہرے سے مکھیاں اُڑانے اور کثرت سے انگڑائی اور جماہی لینے سے بچ، تیری محفل پرسکون اور کلام پر دلیل ہو، جو تجھ سے گفتگو کرے اس کے عمدگیٔ کلام کی طرف متوجہ ہو کر نہ تو تعجب کر، نہ عاجزی وبیچارگی کا اظہار کر اور نہ ہی اس سے بے تعلق ہونے کی کوشش کر، ہنسی مذاق اور حکایات وغیرہ بیان کرنے پر اس کا مؤاخذہ نہ کر، اپنی اولاد اور خادمہ کے حسن وجمال کے متعلق گفتگو نہ کر، نہ تو سجی سنوری عورت کی طرح بن ٹھن کر رہ اور نہ ہی غلام کی طرح چھچھورا پن اختیار کر۔ تمام امور میں میانہ روی اختیار کر، کثرت سے سرمہ لگانے اور بالوں میں تیل ڈالنے میں اسراف کرنے سے بچ، حکایات وغیرہ بیان کرنے میں شوخی نہ جتا، اپنے اہل وعیال کو زیادہ شہرت نہ دے، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی: ''کیونکہ اگر شہرت کم ہوگی تو تمہارے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہ ہوگی اور اگر زیادہ ہوگی تو پھر بھی تو اہل وعیال کو راضی نہ کر سکے گا۔'' ان سے بغیر کسی لالچ کے محبت کر اور بغیر کسی خوف کے ان کے لئے نرم خُو ہو جا۔ جب تیری کسی سے تلخ کلامی

ہوجائے تو سامنے والے کی عزت کا خیال رکھ اور اپنی دلیل میں غور وفکر کر اور ہاتھ سے کسی کی طرف اشارہ نہ کر اور گھٹنوں کے بل نہ بیٹھ۔ جب تیرا غصہ ختم ہوجائے تب کلام کر۔

اگر تجھے بادشاہ کی صحبت میسر آئے تو اس سے خوف زدہ رہ اور اپنے بارے میں اس کی حالت ورائے کے تبدیل ہونے سے امن میں نہ رہ اور بادشاہ کے ساتھ اس طرح شفقت ونرمی سے پیش آ، جس طرح بچے پر شفقت ونرمی کرتا ہے، بادشاہ کی خواہش کے مطابق اس سے کلام کر، اگرچہ بادشاہ تیری بات سن لیتا ہے پھر بھی اس کے، اس کے گھر والوں، اس کی اولاد اور اس کے رشتے داروں کے معاملات میں دخل اندازی مت کر۔

اپنے پسندیدہ دوستوں سے خاص طور پر بچ کیونکہ وہ تیرے دشمنوں میں سے ایک ہیں اور اپنے مال کو اپنی عزت سے زیادہ عزیز نہ جان۔ جب لوگوں کے درمیان ہو تو کثرت سے تھوکنے سے گریز کر کیونکہ ایسا کرنے والے کو عورتوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اور اپنے دوست کے سامنے اس کی اس چیز کا اظہار نہ کر جس کی وجہ سے تجھے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ جب وہ تیری کسی نازیبا حرکت کو دیکھے گا تو تجھ سے دشمنی کرے گا (یعنی بدلہ لے گا)۔ نہ تو کسی عقلمند سے مذاق مسخری کر کہ وہ تجھ سے حسد کرنے لگ جائے، اور نہ ہی کسی بے وقوف کا مذاق اڑا کہ وہ تجھ پر ہی جرأت کر بیٹھے، کیونکہ ہنسی مذاق رعب ودبدبے کو دور کرتا، مقام ومرتبے کو گرادیتا، چہرے کی رونق اور آب وتاب ختم کرتا، غم کا سبب بنتا، محبت کی مٹھاس ختم کرتا، سمجھ دار کی عقل وفہم کو عیب دار کرتا، بیوقوف کو جری کرتا، عقل ودماغ کو فنا کرتا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور کرتا، مذمت وبرائی کا باعث بنتا، ضبط وتحمل ختم کرتا، نیتوں میں فتور ڈالتا، دلوں کو مردہ کرتا، گناہوں کی کثرت کا سبب بنتا اور خامیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کی طرح ہدایت عطا فرما، عافیت پانے والوں کی طرح عافیت عطا فرما اور ہماری بھی ایسی ہی سرپرستی فرما جیسے دیگر کی فرمائی، ہمیں جو کچھ عطا فرمایا اس میں برکت دے، جو فیصلہ فرمایا اس کے شر سے ہمیں محفوظ فرمائے کیونکہ اس کے فیصلے کو کوئی نہیں ٹال سکتا، جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عزت دے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔ ہمارا پروردگار عَزَّوَجَلَّ بڑی برکت اور بلندی والا ہے، ہم اس سے مغفرت چاہتے، اس کی بارگاہ میں توبہ کرتے اور اس کی جناب میں عرض کرتے ہیں کہ اپنے پیارے محبوب، محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور ہدایت کا پرچم بلند کرنے والے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے آل واصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر افضل دُرود اور بہت زیادہ سلام بھیجے۔ ﴿آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّی (آمین)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم: ''تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، (۱)......دشواری کے وقت وضو کرنا (۲)......اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنا اور (۳)......بھوکے کو کھانا کھلانا۔''

(الترغیب الترھیب ، الحدیث ۱۴۱۷، ج۱، ص ۴۴۸)

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ 143کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 20 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمة رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات250)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

3......دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزّوجلّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلة الارشاد) (کل صفحات31)

عربی کتب:

18,17,16,15......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات:570،672،713،650)

19......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِیَّةِ (کل صفحات:93) 20...... تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان۔ (کل صفحات:77)

21......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ (کل صفحات:74) 22...... اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70)

23......اِقَامَةُ الْقِیَامَةِ (کل صفحات:60) 24...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَة (کل صفحات:62)

25......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی (کل صفحات:46)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الخامس) 2......فضائل دعا

3......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلة الارشاد) 4 ......الملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ دوم)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

عنقریب آنے والی کتب

﴿شعبہ درسی کتب﴾

17......نصاب النحو(کل صفحات:288)
18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی
2......حسامی مع شرحہ النامی
3...... شرح، شرح العقائد مع جمع الفرائد......

شعبہ تخریج

1......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات1360)
2......جنتی زیور (کل صفحات:679)
3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
4...... بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)
6......علم القرآن (کل صفحات:244)
7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
9......تحقیقات (کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)
15...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
16...... حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
17 تا 23......فتاویٰ اہلِ سنت (سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
25......سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کل صفحات:875)
26......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات133)
27......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات206)
28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات346)
29...... سوانحِ کربلا (کل صفحات:192)
30......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات218)

عنقریب آنے والی کتب

1...... بہارِ شریعت حصہ ۱۰، ۱۱
2......منتخب حدیثیں
3......معمولات الابرار
4......جواہر الحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

1......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
4......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
5...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
6......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
7......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
8......خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
9......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
10......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
12......غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
13...... مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
14......فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:87)

﴿شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ﴾

عنقریب آنے والے رسائل

﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

عنقریب آنے والے رسائل